ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه

من فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

بالمملكة العربية السعودية

اللہ کے نزدیک مقبول دین

فقط اسلام

ترجمہ

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

کاشانۂ خلیق اٹوابازار سدھارتھ نگر یوپی

داعی احساء اسلامک سینٹر سعودی عرب

حقوق الطبع محفوظة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد :

علمی تحقیق اورفتوی کی دائمی کمیٹی نے (وحدت ادیان کی دعوت) سے متعلق سوالات اور ذرائع ابلاغ میں نشر ہونے والے آراء اور مقالات کا جائزہ لیا جن کا کہنا ہے کہ دین اسلام اور یہودیت ونصرانیت میں اتحاد پیدا کیا جائے نیز اس اتحاد کے اظہار کے طور پر یونیورسٹیوں ، ایرپورٹوں اور عام مقامات پر ایک ہی احاطہ میں مسجد ،گرجا اور یہودیوں کی عبادت گاہ تعمیر کی جائے ،اسی طرح ایک ہی غلاف میں قرآن کریم اورتوریت وانجیل کو چھاپا جائے وغیرہ وغیرہ۔اس سلسلہ میں مشرق ومغرب میں بہت سے سیمیناروں اور کانفرنسوں کا انعقاد ہوا اور بہت سی سوسائٹیاں بنائی گئیں۔کمیٹی نے کافی غوروفکراورتحقیق کے بعداس سے متعلق درج ذیل امور کا فیصلہ کیا:

ا۔اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ جو ہرکسی کو لازمی طور پر معلوم ہے اور جس پرتمام مسلمانوں کا اتفاق ہے یہ ہے کہ اس روئے زمین پراسلام کے سوا کوئی بھی دین برحق نہیں ہے۔وہ سب سے آخری دین ہےاوراپنے سے پہلے کے تمام دینوں ، ملتوں اورشریعتوں کا ناسخ ہےلہذا اب اس روئے زمین پر اسلام کے سوا کوئی ایسا دین باقی نہیں جس کے ذریعے اللہ تعالی کی عبادت کی جاسکے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ آل عمران/۸۵

(جو شخص اسلام کے سوا اورکوئی دین تلاش کرے، اسکا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔)

محمد ﷺ کی بعثت کے بعد اسلام وہی ہے جسے آپ لے کر کے آئے، نہ کہ دیگر ادیان۔

۲۔اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کی کتاب قرآن کریم رب العالمین کے پاس سے آنے اور نازل ہونے کے اعتبار سے سب سے آخری کتاب ہے اور سابقہ نازل شدہ توریت وانجیل وغیرہ تمام کتابوں کی ناسخ اور ان کی محافظ ہے۔اب قرآن کریم کے سوا کوئی آسمانی کتاب ایسی باقی نہیں جس کے ذریعے اللہ کی عبادت کی جا سکے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَ مُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ وَلا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ هُمْ عَمَّا جَآءَ كَ مِنَ الْحَقِّ﴾ المائدہ/۴۸

(اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ فیصلہ کیجئے، اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے)۔

۳۔اس بات پر ایمان رکھنا ضروری ہے کہ توریت وانجیل قرآن کریم کے ذریعہ منسوخ ہو چکے ہیں،اس میں کمی بیشی کے ذریعہ تحریف اورتبدیلی ہو چکی ہے جیسا کہ اس کا بیان قرآن کریم کی بہت سی آیات میں موجود ہے۔ اس میں سے ایک اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قَاسِيَةً يُّحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوْا حَظّاً مِمَّا ذُكِّرُوْا بِهِ وَلا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ﴾ المائدہ/۱۳

(پھران کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت نازل فرمادی اوران کے دل سخت کردیئے کہ وہ کلام کواس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ نصیحت انھیں کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے،ان کی ایک نہ ایک خیانت پر تجھے اطلاع ملتی ہی رہے گی۔ ہاں! تھوڑے سے ایسے نہیں بھی ہیں)۔

نیز اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوْا بِهِ ثَمَناً قَلِيْلاً فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِمَّا يَكْسِبُوْنَ﴾ البقرۃ/۷۹

(ان لوگوں کے لئے ویل [ہلاکت وتباہی] ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالی کی طرف کی کہتے ہیں اوراس طرح دنیا کماتے ہیں ، ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو

ہلاکت اورافسوس ہے)۔

نیزارشادہے:

﴿وَإِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقاً يَلۡوُوۡنَ أَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتَابِ لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الۡكِتَابِ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللهِ وَمَا هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللهِ وَ يَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللهِ الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ﴾ آل عمران/۷۸

(یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروڑتا ہے تا کہ تم اسے کتاب ہی کی عبارت خیال کرو حالانکہ دراصل وہ کتاب میں سے نہیں اور یہ کہتے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے حالانکہ دراصل وہ اللہ تعالی کی طرف سے نہیں، وہ تو دانستہ اللہ تعالی پر جھوٹ بولتے ہیں)۔

بنا بریں ان کتابوں میں جو کچھ صحیح باقی ہے وہ اسلام کے ذریعہ منسوخ ہے اور جو صحیح نہیں وہ تحریف کیا ہوا اور بدلا ہوا ہے (لہذا کچھ بھی قابل عمل نہیں) نیز نبی ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ:

''ایک بار آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں توریت کا کچھ حصہ دیکھا تو آپ سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم شک میں پڑے ہوئے ہو؟ کیا میں واضح اور صاف ستھری شریعت نہیں لے کے آیا ہوں؟ اگر میرے بھائی موسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ تھا''۔(احمد، دارمی وغیرہ)

۴۔اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارے نبی ورسول محمد ﷺ تمام انبیاء اور رسولوں کے خاتم ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ احزاب/۴۰

([لوگو!] تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے)۔

محمد ﷺ کے سوا کوئی ایسا رسول باقی نہیں جس کی اتباع واجب ہو، اگر اللہ کا کوئی نبی یا رسول زندہ ہوتا تو اس کے لئے آپ کی اتباع کرنے کے سوا کوئی گنجائش نہیں تھی۔اسی طرح اس نبی کے ماننے والوں کو بھی آپ کی پیروی کرنا ضروری ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ لَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ قَالُوْا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ﴾ آل عمران/۸۱

(جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمھیں کتاب و حکمت دوں پھر تمھارے پاس وہ رسول آئے جو تمھارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمھارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔فرمایا کہ تم اسکے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب

نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے ۔فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں)۔

اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام جب آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو محمد ﷺ کی پیروی کریں گے اور آپ کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهُ مَكْتُوْباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْأَنْجِيْلِ﴾ اعراف/۱۵۷

جو لوگ ایسے نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

اسی طرح اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ محمد ﷺ کی بعثت تمام انسانیت کے لئے عام ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيْراً وَّ نَذِيْراً وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُوْنَ﴾ سبأ /۲۸

(ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور دھمکا دینے والا بنا کر بھیجا ہے، ہاں مگر لوگوں کی اکثریت بے علم ہے)۔

نیز ارشاد ہے:

﴿قُلْ يَآأَيُّهَاالنَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعاً﴾

اعراف/۱۵۸

(آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا

[رسول] ہوں)۔

ان کے علاوہ اس مفہوم کی اور بہت سی آیات ہیں۔

۵۔ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ ہر وہ شخص جو اسلام میں داخل نہیں ہوا خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا کچھ اور، اس کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھنا اور اس کو کافر کہنا واجب اور ضروری ہے۔ اور یہ بھی عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ ایسا شخص اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کا دشمن ہے اور جہنمی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ البینۃ/۱

(اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آ جائے باز رہنے والے نہ تھے)۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾ البینۃ/۶

(بے شک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین وہ دوزخ کی آگ میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہ لوگ بدترین خلائق ہیں)۔

ان کے علاوہ اس مفہوم کی اور بھی آیات ہیں۔

نیز صحیح مسلم میں نبی ﷺ کی یہ حدیث ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس امت کا جو شخص بھی میرے بارے میں سنے گا خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی اور پھر میرے ساتھ بھیجی گئی شریعت پر ایمان نہ لائے گا وہ جہنمی ہوگا''۔

اور اس بنا پر جو شخص یہود و نصاریٰ کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے کیونکہ شریعت کا قاعدہ اور اصول ہے کہ جو شخص کافر کو کافر نہ قرار دے وہ خود کافر ہے۔

٦۔ مذکورہ اعتقادی اصولوں اور شرعی حقیقتوں کے ہوتے ہوئے وحدت ادیان یعنی تمام دینوں کو ایک بنانے یا باہمی قربت پیدا کرنے یا ایک سانچہ میں ڈھالنے کی دعوت انتہائی خبیث اور پرفریب دعوت ہے جس کا مقصد حق و باطل کو باہم ملا دینا، اسلام کی عمارت کو ڈھا دینا، اس کے ستونوں کو اکھاڑ پھینکنا اور تمام مسلمانوں کو ارتداد کی طرف کھینچ لے جانا ہے۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق ہے:

﴿وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا﴾ البقرۃ/٢١٧

(یہ لوگ تم سے لڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمھیں تمھارے دین سے مرتد کر دیں)۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً﴾ النساء/٨٩

(ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے وہ کافر ہیں تم بھی ان کی طرح

کفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ)۔

۷۔ مذکورہ گنہگار دعوت کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ اسلام وکفر، حق وباطل اور معروف ومنکر کے درمیان تمیز ختم ہو جائے گی ۔مسلمانوں اور کافروں کے درمیان موجود نفرت کی دیوار ٹوٹ جائے گی اور ولاء اور براء (یعنی اسلام اور اللہ کی خاطر دوستی اور دشمنی) کا وجود نہ رہے گا۔اللہ کی زمین میں اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لئے جہاد وقتال بھی ختم ہو جائے گا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَلا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَلا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ﴾ التوبۃ/۲۹

(ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے، جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں جانتے ، نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنھیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں)۔

نیز فرمایا:

﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ التوبۃ/۳۶

(اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے)۔

۸۔ وحدت ادیان کی دعوت اگر کسی مسلمان کی طرف سے ہے تو اسے دین اسلام سے صریح ارتداد پر محمول کیا جائے گا اس لئے کہ یہ دعوت عقیدہ کے اصولوں سے ٹکراتی ہے، اللہ سے کفر پر رضامندی ظاہر کرتی ہے، قرآن کی صداقت اور اس سے ماقبل کی تمام کتابوں کو بذریعہ قرآن منسوخ ہونے اور اسی طرح بذریعہ اسلام ماقبل کی تمام شریعتوں اور ادیان و مذاہب کے منسوخ ہونے کو باطل قرار دیتی ہے۔ اس بنیاد پر یہ ایسی سوچ ہے جو شرعی طور پر پوری طرح مردود اور شریعت اسلامیہ میں قرآن و سنت اور اجماع کے جملہ دلائل سے قطعی طور پر حرام ہے۔

۹۔ سابقہ دلائل سے ثابت ہوا کہ:

۱۔ کسی ایسے مسلمان کے لئے جو اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے نبی و رسول ہونے پر ایمان رکھتا ہو اس فاسد نظریہ کی طرف دعوت دینا، اس کی حوصلہ افزائی کرنا اور مسلمانوں کے درمیان اسے پھیلانا اور عام کرنا جائز نہیں چہ جائیکہ اس دعوت کو قبول کرنا اور اس کے اجلاس اور کانفرنسوں میں شریک ہونا اور اس کی محفلوں اور انجمنوں سے اپنے آپ کو منسوب کرنا۔

۲۔ کسی مسلمان کے لئے توریت اور انجیل کو الگ الگ بھی چھاپنا جائز نہیں تو بھلا قرآن کریم کے ساتھ ایک ہی غلاف میں چھاپنا کس طرح جائز ہوگا!! جس نے ایسا کیا یا اس کی طرف دعوت دی تو وہ نہایت گمراہ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے حق جو کہ قرآن کریم ہے اور تحریف شدہ کتابیں یا حق منسوخ جو توریت و انجیل ہے ان کو باہم اکٹھا کرنا لازم آئے گا۔

۳۔کسی مسلمان کے لئے جائزنہیں کہ وہ ایک ہی کمپلیکس کے اندر مسجد ،کنیسہ (چرچ، گرجا)اور یہودیوں کی عبادت گاہ کی تعمیر کی دعوت قبول کرے کیونکہ یہ اس بات کا اعتراف ہے کہ دین اسلام کے سوااور کسی دین کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی جاسکتی ہےاور تمام ادیان پر دین اسلام کے غالب کرنے کی جدو جہد سے دست کش ہونا ہے نیز یہ دعوت دین حق کے ایک ہی نہیں بلکہ تین ہونے ،روئے زمین پر بسنے والوں کے لئے ان میں سے کسی ایک کو بھی اپنا کر نجات پاسکنے،تینوں ادیان کے برابر ہونے اور اسلام کے سابقہ ادیان کو منسوخ نہ کرنے کی مادیت پرستانہ دعوت ہے (معاذ اللہ)اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان باتوں کا اقرار یا اعتقاد یا اس سے راضی ہونا کفر اور ضلالت ہے کیونکہ اس میں قرآن کریم ،سنت مطہرہ اور مسلمانوں کے اجماع کی صریح مخالفت پائی جاتی ہے ،اور مذکورہ عمل اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ یہود ونصاریٰ کی تحریفات اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں **(تعالی اللہ عن ذلک)۔**

اسی طرح گرجا گھروں کو اللہ کا گھر کہنا بھی جائزنہیں اور یہ ماننا بھی درست نہیں کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرتے ہیں جو اللہ کے نزدیک صحیح اور قابل قبول ہے کیونکہ وہ دین اسلام کے علاوہ الگ طریقہ کی عبادت ہےاور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْأَسْلامِ دِيْناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ آل عمران/۸۵

(جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا)۔

بلکہ ان گرجا گھروں میں اللہ کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے۔ ہم کفر اور اہل کفر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں : نصرانیوں کے گرجا (چرچ) اور یہودیوں کے عبادت خانے اللہ کا گھر نہیں ہیں ۔ اللہ کا گھر تو مسجدیں ہیں ۔ ان گھروں میں تو اللہ کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور اگر کبھی ان میں اللہ کا ذکر بھی کیا جاتا ہو تو ہر گھر کو گھر والے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے چنانچہ ان گھروں میں عبادت کرنے والے چونکہ کفار ہیں اس لئے یہ گھر کفار کے عبادت خانے ہیں ۔ (ملاحظہ ہو مجموع فتاویٰ ۱۶۲/۲۲)

۱۰۔ معلوم ہونا چاہئے کہ عمومی طور پر تمام کفار اور خصوصی طور پر اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کو اسلام کی دعوت دینا تمام مسلمانوں پر واجب ہے ۔ کتاب و سنت کے صریح نصوص اس بات پر دلالت کرتے ہیں ۔ لیکن یہ دعوت وضاحت وبیان اور اچھے انداز میں بحث ومجادلہ کے ذریعہ ہی ہوگی ،اس کے لئے اسلامی شریعت میں سے کسی چیز میں تنازل نہیں کیا جائے گا ۔ ایسا اس لئے کیا جائے گا تا کہ وہ یا تو اسلام کے تعلق سے مطمئن ہو کر اسے قبول کرلیں اور اس میں داخل ہو جائیں یا پھر ان پر حجت قائم ہو جائے تا کہ جو ہلاک ہو دلیل پر (یعنی یقین جان کر) ہلاک ہو اور جو زندہ رہے دلیل پر (حق پہچان کر) زندہ رہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿قُلْ يٰـأَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً وَّلا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَاباً مِنْ دُوْنِ اللهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾

آل عمران/٦٤

(آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب !ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں ، نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں)۔

یہود ونصاریٰ کی خواہشات کو تسلیم کرنے ، ان کے اہداف ومقاصد کی تکمیل کرنے اور حلقۂ اسلام اور عہد ایمان کو توڑنے کے لئے ان کے ساتھ کسی قسم کا بحث ومباحثہ ، گفتگو ، ملاقات اور میٹنگ کرنا باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ ، اس کے رسول اور ایمان والوں کو اس بات سے انکار ہے ۔اور ان لوگوں کی خود ساختہ باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاحْذَرْهُمْ أَن يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَيْكَ﴾

مائدہ/٤٩

(اوران سے ہوشیار رہئے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں)۔

کمیٹی مذکورہ فیصلہ کرتے ہوئے اور اس کا لوگوں میں اعلان کرتے

ہوئے تمام مسلمانوں کو عمومی طور پر اور علماء کو خصوصی طور پر اس بات کی وصیت کرتی ہے کہ اللہ کا تقویٰ، ڈر اور اس کی نگرانی کا احساس اپنے اندر پیدا کریں اور ہمہ قسم کی ضلالت و گمراہی اور اس کی طرف بلانے والوں اور کفر اور اس کی طرف دعوت دینے والوں سے مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت اور اسلام کا تحفظ و حمایت کریں۔ وحدت ادیان کی گمراہ کن کفریہ دعوت سے لوگوں کو ہوشیار کریں اور اس کے جال میں پڑنے سے بچائیں۔

ہم تمام مسلمانوں کے بارے میں اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ ان کا کوئی فرد اس گمراہی کو مسلمانوں کے ملکوں میں لانے اور رائج کرنے کا سبب بنے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے حسین ترین ناموں اور بلند ترین صفات کے واسطہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تمام گمراہ کن فتنوں سے اپنی حفاظت میں رکھے اور ہمیں خود ہدایت یافتہ نیز ہدایت کا رہنما بنائے، اپنے رب کی طرف سے نور و ہدایت کی بنیاد پر اسلام کا پاسبان بنائے حتی کہ ہم اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کریں کہ وہ ہم سے راضی ہو۔

وباللہ التوفیق

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.